السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا خبر واحد سے عقیدہ میں بھی دلیل و حجت بنائی جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدانس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اہل یمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آکر عرض کی: ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیجیں جو ہمیں اسلام اور سنت کی تعلیم دے۔"تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد" فرمایا:

"لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ"

"یہ (یعنی ابوعبیدہ) اس امت کا امین ہے۔"(الصحیح: 1924"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خبر واحد عقائد میں بھی حجت ہے۔ جیسا کہ دیگر احکام سکھلانے نہیں بھیجا بلکہ عقائد بھی سکھانے بھیجا تھا۔

اگر خبر واحد عقیدے میں علم شرعی کا فائدہ نہیں دیتی اور اسے عقیدے میں حجت نہیں بنایا جا سکتا تو صرف اکیلے ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف تعلیم دینے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں نظر آتا اور یہ بات شارع سے بعید ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ خبر واحد علم کا فائدہ دیتی ہے اور یہی مقصود ہے۔ اس موضوع پر میرے دو رسالے کئی بار طبع ہو چکے ہیں۔ ان کا مطالعہ مفید رہے گا۔[1] (نظم الفرائد: 1/183)

---

[1] 1۔ خبر واحد عقائد میں حجت ہے۔ اس کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک الگ کتاب کتاب اخبار الاحاد مقرر فرمائی ہے جس میں حجیت خبر واحد کے بارے میں بہت سی احادیث ذکر فرمائی ہیں۔ اور پھر آخر میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح میں کتاب التوحید لائے ہیں اور اسی کتاب میں بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عقیدہ توحید کو کئی خبر واحد سے ثابت کیا ہے۔ حتیٰ کہ قیامت کے دن ترازو، میزان کا رکھا جانا، اعمال کا وزن ہونا جو صحیح بخاری کی آخری حدیث بھی ہے جو عقیدہ میزان یوم القیامۃ سے تعلق رکھتی ہے۔ خبر واحد ذکر فرمائی ہے اور یہ بتایا ہے کہ عقائد میں خبر واحد حجت ہے کہ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ (راشد)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

اصول حدیث علل حدیث اور اسماء رجال کا بیان صفحہ: 274

محدث فتویٰ